مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۱/۲ ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو تا حال پاؤں میں درد نقرس ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ باوجود علالت طبع کے حضور نماز جمعہ کے لئے مسجد اقصےٰ میں تشریف لے گئے۔ اور کافی لمبا خطبہ پڑھا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب تا حال بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

نظارت تعلیم و تربیت کیطرف سے مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت ضلع سیالکوٹ اور سرگودہ (ترمیمی) دورہ کے لئے ۱۲ کو روانہ ہونگے۔
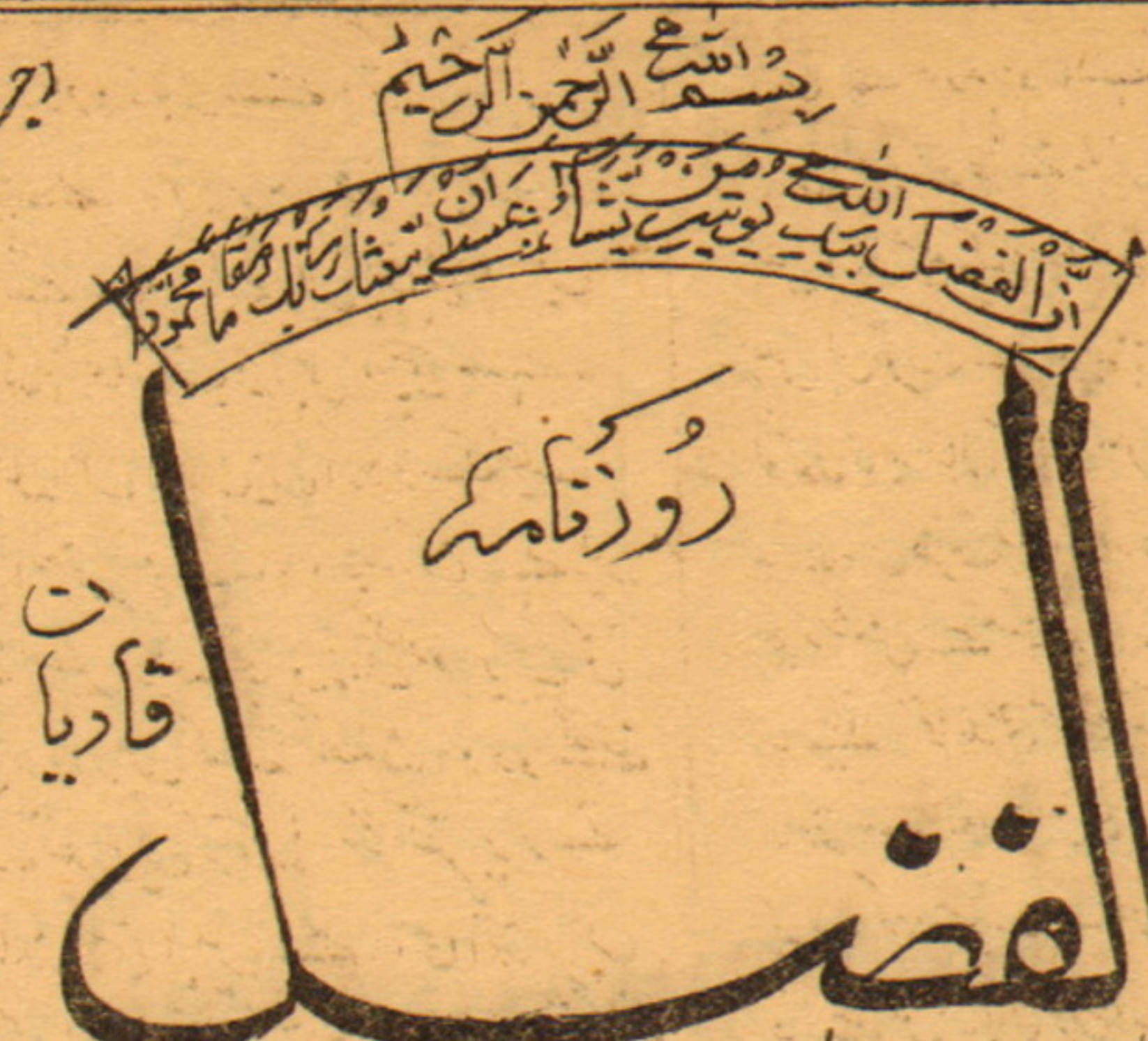
جلد ۳۵	۱۲ ماہ شہادت ۱۳۲۶ ہش	۱۹ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ	۱۲ اپریل ۱۹۴۷ء	نمبر ۸۷

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کے دو۲ تازہ رویا

فرمودہ ۱۲ فروری ۱۹۴۷ء

افسوس کہ یہ رویا جو دس گیارہ فروری کو دیکھی تھی۔ وقت پر نہ دیکھی جا سکی۔ اور میں سندھ چلا گیا۔ اس لئے اب شائع ہو رہی ہے۔ شائد پنجاب کے گزشتہ فسادات سے ہی اس کا تعلق ہو۔ اس وقت میں تھا بھی قادیان سے باہر خدا تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ اس قسم کے فسادوں سے ملک کو محفوظ رکھے۔ آمین

خاکسار:- مرزا محمود احمد

مرتبہ:- مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل

فرمایا:- کل رات میں نے ایک رویاء دیکھی ہے۔ جو کہ آئندہ کے حالات کے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ میں ایک مکان میں ہوں۔ اور خواب میں میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں قادیان سے باہر ہوں۔ اونچا سا مکان ہے اس مکان کی شکل حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مکان کی سی ہے۔ اس مکان کے مشرق کی طرف ایک دالان ہے۔ اس میں میں آرام کرنے کے لئے گیا ہوں۔ اور میرے ساتھ میری بیوی مریم صدیقہ معلوم ہوتی ہیں۔ اور اس مکان کے مغرب کی طرف ایک اور دالان ہے اس میں میری دوسری بیویاں اور بچے ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور درمیان میں صحن ہے۔ اور پرے کر کے کچھ اور مکانات ہیں۔ جن میں میرے ساتھ کے دوست ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یکدم بہت شور و غوغا ہوا ہے۔ میں اس شور کو سنکر باہر آیا ہوں۔ اس وقت میاں شریف احمد صاحب کی آواز کہیں سے آئی ہے۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ فوج قابو سے نکل گئی ہے میں یہ سنکر جلدی سے اس دالان کی طرف جاتا ہوں۔ جہاں میری بیویاں اور بچے ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور ان کو جلدی تیار ہونے کے لئے کہتا ہوں۔ انہوں نے جلدی جلدی کپڑے پہن لئے ہیں۔ ہم سب وہاں سے نکل کر مغرب کی طرف چل پڑے ہیں میں نے عورتوں کو آگے رکھا ہوا ہے اور مردوں کو پیچھے تاکہ جس رفتار سے عورتیں چل سکیں۔ اسی رفتار سے آہستہ آہستہ مرد بھی ان کے پیچھے چلتے چلے جائیں۔ کچھ دور جا کر کچھ کچے مکانات ہمیں نظر آئے۔ میں نے دیکھا۔ کہ ہمارے پیچھے کچھ لوگ گھوڑے دوڑاتے ہوئے آ رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ فوج نے اب اس طرف کا رخ کیا ہے۔ اور اب وہ جلدی جلدی ہماری طرف بڑھ رہی ہے۔ جب وہ گھوڑا سوار ہمارے قریب آئے۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ ان میں سے ایک میاں شریف احمد صاحب ہیں۔ اور کچھ ہمارے اور ساتھی ہیں۔ اس کے بعد ان کچے مکانات میں ہم داخل ہوتے ہیں۔ جب میں اندر ایک کمرے میں داخل ہوا۔ تو مجھے یکدم خیال آیا کہ میرے اوپر تو ٹھنڈا کوٹ تھا وہ کہاں گیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ گرمی کا موسم ہے۔ کیونکہ خواب میں میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ میں نے ٹھنڈا کوٹ پہنا ہوا تھا وہ کہیں رہ گیا ہے۔ اور اس کی جیب میں تین ہزار روپے تھے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوٹ وہیں رہ گیا ہے۔ جہاں سے ہم نکل کر آئے ہیں۔ پھر میں خیال کرتا ہوں کہ تمام روپے تو اس کوٹ میں رہ گئے ہیں۔ اب خرچ کہاں سے لائیں گے میں نے سوچا کہ کسی آدمی کو بھجوا دیا جائے۔ جو کوٹ لے آئے۔ ہوسکتا ہے کہ دشمن کو اس کوٹ کا خیال نہ آیا ہو یہ خیال کر کے میں نے بہت سے دوستوں کو کہا (وہ دوست سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں نہیں۔ بلکہ چالیس پچاس کے درمیان معلوم ہوتے ہیں) کہ یہ جان کو خطرے میں ڈالنے کا معاملہ ہے۔ اس لئے اگر کوئی دوست اس جگہ واپس جا کر کوٹ لانے کو تیار ہو۔ تو وہ اپنے آپکو پیش کرے۔ میں نے دو تین دفعہ یہ کہا۔ مگر کوئی نوجوان کھڑا نہیں ہوا۔ آخر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کھڑے ہوئے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ میں جا کر کوٹ لاتا ہوں۔ میں خیال کرتا ہوں۔ یہ بھاگ دوڑ کا کام ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کی عمر ساٹھ برس کی ہے۔ کمزور آدمی ہیں۔ اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں۔ کہ ڈاکٹر صاحب کی نظر بھی کمزور ہے۔ اور کچھ اندھیرا سا ہے۔ جیسے صبح یا شام کے وقت کسی قدر اندھیرا ہوتا ہے۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب کا اکیلا وہاں جانا مناسب نہیں۔ میرے دل میں یہ خیال آیا ہی تھا کہ بھائی

ایڈیٹر: ہمارو روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

عبدالرحمٰن صاحب قادیانی میرے پاس آئے۔ اور کہا کہ میں بھی ان کے ساتھ جاتا ہوں۔ میں دل میں خیال کرتا ہوں۔ کہ بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کو ڈاکٹر صاحب کے ساتھ بھیجدینا چاہیئے۔ پھر خیال آیا کہ کوٹ لٹکایا کہاں تھا۔ اس پر میں اندر گیا۔ اور اپنی بیوی مریم صدیقہ سے پوچھا کہ میں نے کوٹ لٹکایا کہاں تھا۔ وہ کہتی ہیں کہ سرہانے کی طرف جو کھونٹی ہے۔ اس کے ساتھ لٹکایا تھا۔ میں باہر آتا ہوں۔ اور دیکھتا ہوں کہ ایک شخص کھڑا یہ کہہ رہا ہے کہ فوج نے لوٹ مار شروع کر دی ہے اور بہت سے لوگ مارے جا رہے ہیں۔ اس کی یہ بات سنکر مجھے خیال آیا کہ ہمارا گزارہ تو کسی نہ کسی طرح ہو ہی جائے گا۔ یہ دو قیمتی جانیں کیوں خطرہ میں ڈالی جائیں۔ پھر میں میاں شریف احمد صاحب کے پاس جاتا ہوں۔ کہ ان سے مشورہ کروں کہ آیا اس صورت میں ان دو آدمیوں کا بھجوانا مناسب ہوگا یا نہیں۔ میں نے جب ان سے مشورہ پوچھا۔ تو وہ کہتے ہیں کہ اگر بچہ ایسی جگہ پھنس جائے۔ تو اس کو نکالنا بہرحال ضروری ہوتا ہے۔ میں دل میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے ان سے روپے کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ بچے کا ذکر کرتے ہیں۔ کہیں میرا کوئی بچہ تو پیچھے نہیں رہ گیا۔ اس وقت میرے دل میں میری چھوٹی لڑکی امتہ الجمیل کا خیال آیا۔ کیونکہ چھوٹے بچوں میں سے وہی ہے۔ جس کی والدہ فوت ہو چکی ہے۔ اس لئے مجھے اس کا بہت خیال رہتا ہے۔ میاں شریف احمد صاحب کی یہ بات سنکر میں گھبرا کر اندر جاتا ہوں۔ کہ میرا کوئی بچہ تو پیچھے نہیں رہ گیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

حضور نے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ شائد اس شورش میں جو آجکل ہندوستان میں ہے۔ خدانخواستہ فوج کے کسی حصہ میں بھی گڑبڑ پیدا ہو یہ فساد زیادہ پھیل جانے کا اندیشہ ہے ہمیشہ پہلے تو فسادات ایک محدود حد تک ہوتے ہیں۔ لیکن پھیلتے پھیلتے وہ فوجوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور یہ حالت ملک کے لئے نہائت خطرناک ہوتی ہے۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ میں نے فوج کو بھی فسادا

(۲)

فرمودہ ۳ اپریل ۱۹۴۷ء

مرتبہ۔ چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی

فرمایا آج رات میں نے سحری سے پہلے ایک رؤیا دیکھا میں نے دیکھا کہ ایک جگہ میرا بستر بچھایا جا رہا ہے۔ یا بچھا یا جانے والا ہے۔ اور کوئی شخص آکر مجھے کہتا ہے۔ کہ گاندھی جی آپ سے ملنے کے لئے آنا چاہتے ہیں۔ مگر ان کی یہ شرط ہے کہ وہ آپ کے ساتھ ایک ہی چارپائی پر سوئینگے پہلے تو مجھے یہ شرط سنکر کچھ نفرت سی ہوئی۔ پھر میں نے یہ خیال کرکے کہ اگر اس طرح صلح کی صورت ہوتی ہو۔ تو کیا حرج ہے کہا کہ اچھا مجھے منظور ہے۔ چنانچہ وہ آگئے۔ اور ایک ہی بستر پر وہ بھی لیٹ گئے۔ اور میں بھی لیٹ گیا۔ ان کا جسم کچھ موٹا سا معلوم ہوتا ہے۔ اور اوپر کے دھڑ پر بھی کپڑا ہے (ان کی عادت کے خلاف) اس کے بعد ایک منٹ یا ڈیڑھ منٹ لیٹ کر ہی وہ اٹھ بیٹھے۔ جیسے اب سونے کا ارادہ نہیں ہے۔ اس کے بعد باتیں شروع ہوگئیں۔ اس گفتگو کے دوران میں وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ہندوستان کی زبانوں کا کیا حال ہے۔ میں نے کہا ہندوستان کی زبانوں میں سب سے اچھی زبان اردو ہے۔ جو نہائت شیریں اور مطالب کے ادا کرنے پر بہت قادر ہے۔ گاندھی جی نے اس کی تصدیق کی۔ کہ واقعی اردو زبان اچھی ہے۔ اس کے بعد میں نے کہا۔ اردو زبان سے اتر کر پنجابی زبان اچھی ہے۔ اس پر وہ کچھ حیرت میں پڑ گئے۔ اور کہتے ہیں پنجابی؟ میں نے کہا ہاں پنجابی زبان بھی اچھی ہے۔ کیونکہ اس زبان میں اردو کے بعد مافی الضمیر خوب ادا ہو سکتا ہے۔ میں نے بعض دفعہ پنجابی زبان میں تقریریں کی ہیں۔ اور میں گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹے تک تقریریں کرتا رہا۔ مگر تقریر کرتے زبان رکتی نہیں ہے۔ اسی اثناء میں مجھے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ترگڑی والوں کا خیال آگیا۔ کہ وہ پنجابی زبان میں نہائت عمدہ نظمیں کہتے تھے۔ میں گاندھی جی سے کہتا ہوں کہ فلاں مولوی صاحب پنجابی زبان کے شاعر تھے۔ اور وہ پنجابی میں ایسے عمدہ مضامین باندھتے تھے۔ جو نہائت اعلےٰ پایہ کے ہوتے تھے۔ اس پر گاندھی جی کچھ حیران سے ہوگئے۔ پھر وہ کہتے ہیں۔ آپ نے عورتوں میں بھی تقریر کرنی ہے۔ چنانچہ ہم دونوں وہاں سے اٹھ کر ایک جگہ گئے۔ وہاں تھوڑی سی عورتیں بیٹھی ہیں۔ کوئی آٹھ یا دس کے قریب ہونگی۔ یہ معلوم نہیں کہ وہ کس مذہب کی ہیں۔ ان عورتوں کی تعداد کو دیکھ کر مجھے خیال گزرتا ہے۔ کہ میں ان میں کیا تقریر کرونگا زیادہ ہوتیں تو کر دیتا۔ گاندھی جی کو بھی اس کا احساس ہوا۔ کہ عورتوں کی تعداد تو تھوڑی ہے اس لئے انہوں نے کہا چلئے پھر کبھی تقریر ہو جائیگی۔ اس کے بعد کچھ اور نظارہ بھی تھا۔ مگر وہ مجھے یاد نہیں رہا

فرمایا۔ اس رؤیا سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ جیسا کہ موجودہ حالات کی وجہ سے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین صلح ہونی بالکل ناممکن ہے۔ ان کا یہ خیال غلط ہے کیونکہ رؤیا میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور بظاہر اس رؤیا کا مفہوم بھی یہی ہے۔ کہ صلح کی کوئی نہ کوئی صورت نکل آئے گی۔ میرا گاندھی جی سے یہ کہنا کہ اردو زبان سب زبانوں سے اچھی ہے۔ اس سے بھی ہندو مسلم اتحاد کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ پھر میرا یہ کہنا کہ اردو زبان سے اتر کر پنجابی زبان ہے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شائد سکھ قوم کی بھی دلجوئی ہو جائے۔ بہرحال ابھی ایسا وقت نہیں آیا کہ صلح کے امکانات ہی نہیں رہے۔ ہمیں اس طرف سے توجہ نہیں ہٹانی چاہیئے لوگوں کا یہ خیال کہ صلح نہیں ہو سکتی غلط ہے یہ رؤیا اس طرف بھی اشارہ کرتی ہے۔ کہ تھوڑی سی کوشش سے مسلمانوں کے حقوق تسلیم کر لئے جائینگے۔ گاندھی جی کا یہ کہنا کہ میں آپ کے ساتھ سوؤنگا۔ اس کا مطلب بظاہر یہی ہے کہ وہ اکھنڈ ہندوستان کی شرط ضرور منوانا چاہتے ہیں۔ اس طرح اردو اور پنجابی زبان کا ذکر ہندوستان کی مختلف اقوام کے اتحاد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پھر عورتوں کا لیکچر نہ سننا۔ اس سے شائد یہ مراد ہے کہ چونکہ ہندو عورتوں میں مردوں کی نسبت منافرت کا جذبہ زیادہ پایا جاتا ہے۔ ممکن ہے وہ بہت سے مرد اتنا راضی نہ ہوں۔ یا پھر عورتوں سے مراد تابع اور عوام الناس بھی ہو سکتے ہیں۔ اور اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے۔ کہ عوام الناس پسند نہ کریں گے۔ مگر لیڈر راضی ہو جائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے تعلق رکھنے والے امور پر غور کیلئے میرا خیال یہی ہے کہ اگر مسلمانوں کے حقوق محفوظ ہو جائیں۔ تو ہم سب کو ملکر رہنے میں ہی فائدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد الہامات میں بھی اس طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے الہامات میں آپکے نام ہندوستان کی مختلف اقوام کی مناسبت کے لحاظ سے مختلف رکھے ہیں۔ مثلاً آپؑ کا ایک الہام ہے "جے سنگھ بہادر"۔ پھر آپ کا ایک الہام ہے مرزا غلام احمد کی جے۔ پھر ایک اور الہام میں آپؑ کو کرشن کے نام سے پکارا گیا ہے۔ ان الہامات سے بھی یہی پایا جاتا ہے۔ کہ ہندو اقوام میں بھی اشاعت اسلام ہو گی۔ پھر بعض نام آپؑ کو خصوصیت کے ساتھ دیئے گئے ہیں یعنی مسلمانوں کیلئے مہدی عیسائیوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کیلئے کرشن۔ اس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ اپنے اپنے مذہب پر تھوڑا بہت قائم ہونے کے لحاظ سے یہی تین قومیں دنیا میں بڑی تعداد رکھتی ہیں یوں تو چین میں کنفیوشس کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ وہ نبی تھے۔ مگر چینی قوم مذہبی لحاظ سے بالکل مردہ ہو چکی ہے اور وہ ایک خالص سیاسی جماعت بن گئے ہیں۔ مذہب

کے ساتھ ان کو دور کا بھی واسطہ نہیں رہا۔ مجوسی ہیں۔ ان کی تعداد نہایت قلیل ہے۔ یعنی دو یا تین لاکھ کے قریب ہے۔ اور وہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ اسی طرح یہودی قوم ہے۔ یوں تو دنیا میں ان کے متعلق بہت شور ہے۔ لیکن یہ صرف ان کے روپیہ کی وجہ سے ہے۔ ورنہ یہودی قوم بھی بلحاظ تعداد اور طاقت معتدبہ توجہ کے قابل نہیں۔ آج کل کا یہودی فتنہ صرف عیسائیوں کی پالیٹکس کی وجہ سے ہے۔ ورنہ ان کی اپنی کوئی طاقت نہیں۔ وہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ عیسائیوں کی شہ پر کر رہے ہیں۔ وہ ایک تاجر پیشہ قوم ہے۔ اور ان کی مثال ایسے پودے کی سی ہے۔ جس کی جڑیں زمین کے اوپر ہوں۔ اور وہ تھوڑی سی ہوا آنے سے اکھڑ کر اڑنا شروع کر دے۔ غرض اس وقت دنیا میں تعداد کے لحاظ سے اور اپنے اپنے مذہب کے لئے تھوڑی بہت غیرت رکھنے کے لحاظ سے صرف تین ہی قومیں ہیں۔ اوّل مسلمان۔ ان کی تعداد پچاس کروڑ کے قریب ہے۔ دوم عیسائی ان کی تعداد بھی پچاس کروڑ کے قریب ہے۔ سوم ہندو۔ ان کی تعداد تیس کروڑ کے قریب ہے۔ غرض اپنے اپنے مذہب کے ساتھ تھوڑی بہت دلچسپی رکھنے والی یہ تین ہی بڑی اقوام ہیں۔ جن کی تعداد کم و بیش ایک ارب تیس کروڑ ہے۔ اور باقی سب فرقے ملا کر ستر کروڑ کے قریب ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں بھی خدا تعالےٰ نے آپ کو انہی بڑی قوموں کی مناسبت سے مہدیؑ۔ مسیحؑ اور کرشنؑ کے نام دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ آپؑ کا الہام "جے سنگھ بہادر" اور ایک دوسرا الہام کہ "رسول کریمؐ پناہ گزیں ہوئے قلعہ ہند میں" اور آپ کا نام کرشن رکھا جانا یہ تمام الفاظ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں نہایت وسیع پیمانہ پہ تبلیغ اسلام مقدر ہے۔ پس یہ قلعہ ہند ضرور قائم رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اسلام کی ترقی کے لئے اس کا قائم رہنا ضروری ہے۔ مگر اس قلعہ کو فتح کرنے کے لئے ہمیں بہت زیادہ قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اور جس طرح پروانے شمع کے گرد جل جل کر گرتے رہتے ہیں۔ اور صبح کے وقت شمع کے پاس ایک بڑا ڈھیر پروانوں کا پایا جاتا ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی شمع اسلام کے گرد قربان ہونا پڑیگا۔ مگر اس کے نتیجہ میں ہمارا کام بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اتنا بڑا ہوگا۔ کہ دنیا میں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ کام ہمارے لئے بہت بڑا ہے۔ مگر اس میں بھی شبہ نہیں کہ بڑے کاموں کا ثواب بھی بڑا ہی ملتا ہے۔ ہم نے ہندوستان کو تبلیغ اسلام کے لئے بیس Base بنانا ہے۔ سیاستدانوں کا یہ خیال ہے۔ کہ جس قوم نے جتنا زیادہ پھیلنا ہو۔ اس کے لئے اتنی ہی بڑی اور مضبوط بیس کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہٹلر اسی نظریے کے ماتحت انگلستان کو کمزور کہا کرتا تھا۔ پس اگر ہمارا بیس Base ہندوستان بن جائے۔ تو ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت جلد کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا کرے۔ ہندوستان کے مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو جائے۔ اور وہ احمدی ہو جائیں۔ تو ہم تھوڑے سے عرصہ میں ہندوستان کو اپنا بیس Base بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ اس وقت تو ہماری تھوڑی سی جماعت کے لئے اتنی بڑی آبادی کو تبلیغ کرنا ایک وقت چاہتا ہے۔ لیکن اگر ہندوستان کے دس کروڑ مسلمان احمدی ہو جائیں۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے کہ ایک احمدی کے حصہ میں تین ہندو تبلیغ کے لئے آئیں گے۔ اور موجودہ بوجھ یقیناً کم ہو جائیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ہے کہ تین صدیوں میں احمدیت کا غلبہ ہو جائیگا۔ مگر وہ غلبہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب ہمارا بیس مضبوط ہو۔ یوں تو خدا تعالےٰ اس بات پر بھی قادر ہے۔ کہ بغیر اتنے بڑے بیس کے ہمیں غلبہ عطا فرما دے۔ لیکن سنت اللہ اسی طرح پر ہے۔ کہ بڑے پھیلاؤ کے لئے بڑے بیس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب اس کے سامان بھی پیدا ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ کیونکہ خدا کے فضل سے اب دوسرے ملکوں کی نسبت ہندوستان میں احمدیت زیادہ پھیل رہی ہے۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کی سنت کی طرف ہی اشارہ ہے۔ کہ وہ اس بیس کو مضبوط کر رہا ہے۔ اور یہ ہمارے آئندہ کے پروگرام کے عین مطابق ہے۔ پس ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ ہم ان سب اقوام کو اکٹھا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ اس رؤیا میں بھی دراصل اسی طرف اشارہ ہے۔ بعض احمدی مجھے لکھتے رہتے ہیں۔ کہ غیر احمدیوں نے ہم پر یہ یہ ظلم کئے ہیں۔ مگر میں ہمیشہ ان کو یہی جواب دیتا ہوں کہ اس میں شک نہیں ہمیں غیر احمدی مسلمانوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً تکالیف پہنچتی ہیں۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ ہماری جماعت کے اندر ہندوؤں میں سے زیادہ لوگ آئے ہیں۔ یا مسلمانوں میں سے؟ وہ ظلم بھی کرتے ہیں۔ مگر آتے بھی تو وہی ہیں۔ ان دنوں میں کثرت سے لوگوں نے مجھے کہا ہے۔ کہ آپ ہماری رہنمائی کریں۔ اور بعض اوقات شدید سے شدید دشمن بھی اس قسم کے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ سب حالات بتاتے ہیں۔ کہ ہمارے اور ان کے درمیان ایک قدرتی اتحاد ہے۔ اور ہم جسم کے ٹکڑوں کی طرح ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔ ان سے جدا ہونے کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ پھلدار درخت کو تبر رکھ کر کاٹ دیا جائے۔ یاد رکھو ہماری جماعت کی ساری ترقی انہی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ انہی کی وجہ سے ہوگی۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے۔ کہ ان کی تباہی میں ہماری تباہی ہے۔ مگر اس میں شبہ نہیں۔ کہ ان کی تباہی میں ہمارا نقصان ضرور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ ہم پہلے تو یہی کوشش کریں گے۔ کہ ہندوستان میں یکجہتی پیدا ہو جائے۔ ورنہ ہم مسلمانوں کا ساتھ دیں گے۔ اس لئے نہیں کہ ہم ان کی وجہ سے بچ جائیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ ہماری وجہ سے بچ جائیں۔ کیونکہ ہم ایک ایسے سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں جس کو خدا تعالےٰ تمام روئے زمین پر پھیلانا چاہتا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ ہمیں ضرور بچائے گا۔ اور اس طرح دوسرے مسلمان بھی ہماری وجہ سے بچ جائیں گے (انشاء اللہ)

تبلیغ احمدیت

یوم مصلح موعود

پراونشل سیکرٹری ڈاکٹر احمد دین صاحب تبلیغ کوئٹہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ مصلح موعود کا جلسہ محمد آباد اسٹیٹ۔ محمود آباد۔ ناصر آباد میں منایا گیا۔ جس میں کوشش کی گئی۔ کہ سندھی غیر احمدی احباب کثرت سے شامل ہوں۔ اور اس زندہ نشان کو سنکر وجود باری تعالیٰ پر یقین تازہ کریں۔

کوئٹہ بلوچستان

امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ بلوچستان تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۳ فروری کو مقامی طور پر یوم تبلیغ منایا گیا۔ علاوہ زبانی اور انفرادی تبلیغ کے خاکروب بازار کے ایک چوک میں غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کے اعتراضات اور غلط خیالات کی تردید کی۔ ایک ہندو متمول دوست کو ۱½ گھنٹہ انسانی زندگی کا مقصد اور اسلام کی خوبیاں بتائی گئیں۔ کچھ انگریزی کتب قیمتاً لوگوں کو دی گئیں۔ چار دوستوں نے زندگی وقف کی۔ دو دوستوں نے احمدیت قبول کی۔ جن کے نام محمد شفیع۔ دین محمد ہیں۔ خدا انہیں استقامت عطا کرے۔

کرناگاپلی (مالابار)

مولوی احمد رشید صاحب کرناگاپلی سے تحریر کرتے ہیں۔ ۲۲۰ میل سفر کا دورہ کیا۔ ایک لیکچر دیا گیا۔ ۳ آدمیوں سے تبادلہ خیالات کیا گیا۔ ۱۴ کس زیر تبلیغ کو مزید دلائل اور احمدیت کی خوبیاں پہنچائی گئیں۔ نوجوانوں کی تربیت اور ضروری کوائف کے متعلق ضروری ہدایات دی گئیں۔ ایک دوست نے مشن ہاؤس کی مرمت کے لئے ۱۰/۵۰ روپے دیئے۔

کرناگاپلی مشن ہوس کیلئے ایک دوست کا عطیہ

کرناگاپلی مالابار کے احمدیہ مشن میں جناب مسٹر زین الدین صاحب احمدی تشریف لائے۔ فرش کو قابل مرمت دیکھ کر آپ نے ۵۰/- عنایت فرمائے۔ مسٹر زین الدین صاحب کے اس اخلاص بھرے عطیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔

سکھ اور کرپان

جماعت احمدیہ کی طرف سے گورنر پنجاب کے نام ضروری تار

معلوم ہوا ہے۔ کہ ناظر اعلیٰ (چیف سیکرٹری) جماعت احمدیہ کی طرف سے ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کے نام مندرجہ ذیل تار بھجوائی گئی ہے۔ کرپان کا سوال موجودہ ملکی فضا کے پیش نظر ایسی اہمیت رکھتا ہے۔ کہ ہم اُمید کرتے ہیں کہ نہ صرف پنجاب کی صوبائی مسلم لیگ بلکہ جملہ اسلامی پارٹیاں اس سوال کو پریس اور پبلک میں اٹھا کر اور حکومت پر زور دے کر جلد اس کا فیصلہ کرانے کی کوشش کریں گی۔ بلکہ یہ ایک ایسا منصفانہ مطالبہ ہے۔ کہ دوسری غیر سکھ اقوام کو بھی اس میں شامل ہونا چاہیئے۔ (ایڈیٹر)

تار کے الفاظ یہ ہیں:-

"سکھوں کو اس بات کی اجازت دینا کہ وہ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے دوران میں بھی کرپانیں لگائے پھریں۔ نہ صرف انتہائی درجہ غیر منصفانہ ہے۔ بلکہ مسلمانوں میں سخت بے چینی اور بے اعتمادی پیدا کر رہا ہے۔ کرپان ایک مہلک ہتھیار ہے۔ جسے سکھ صاحبان فرقہ وارانہ جھگڑوں میں آزادانہ طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ انتہائی بے انصافی ہے۔ کہ ایک ہی ملک میں ایک جیسے حالات کے ماتحت ایک قوم کو ہتھیار لگانے کی اجازت دی جائے۔ اور دوسری قوموں سے ہتھیار چھین لئے جائیں۔ اگر اس بات کو تسلیم بھی کیا جائے۔ کہ کرپان سکھوں کا ایک مذہبی نشان ہے۔ تو اس صورت میں بھی انہیں فرقہ وارانہ جھگڑوں کے ایام میں صرف اس قدر اجازت ہونی چاہیئے۔ کہ محض نمونہ کے طور پر مذہبی غرض کو پورا کرنے کے لئے ایک دو انچ کی کرپان لگا لیا کریں۔ بلکہ جیسا کہ جیل خانوں میں قاعدہ ہے چھوٹی سی لکڑی کی کرپان لگانے پر ہی اکتفا کریں۔ لیکن اگر ایسی حد بندی ممکن نہ سمجھی جائے۔ تو پھر انصاف کا یہ تقاضا ہے۔ کہ دوسری قوموں کو بھی دفعہ ۱۴۴ کے دوران میں بھی تلوار کی اجازت دی جائے۔ تا انصاف کے قیام کے علاوہ ساری قوموں کو ایک جیسی خود حفاظتی حاصل رہے۔ اُمید ہے۔ کہ آپ جیسا دانا اور دوربین حاکم اس مطالبہ کی معقولیت اور اہمیت کو تسلیم کر کے موجودہ بے انصافی کا فوری ازالہ کرے گا۔ (ناظر اعلیٰ جماعت احمدیہ قادیان)

قرآن کریم مترجم

(از حضرت علامہ میر محمد اسحٰق صاحبؓ)

مکتبہ احمدیہ قادیان نے ۳۰ × ۲۰ سائز حال ہی میں قرآن کریم مترجم شائع کیا ہے۔ جس کا ترجمہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشہور عالم و فاضل حضرت میر محمد اسحٰق رضی اللہ عنہ کا کیا ہوا ہے۔ ترجمہ کی خوبی اور صحت کے لئے حضرت میر صاحبؓ کا نام نامی کافی ضمانت ہے۔ ترجمہ تحت اللفظ ہونے کے باوجود عام فہم ہے قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے والوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ حاشیہ پر نہایت اعلیٰ تفسیری نوٹ بھی ہیں۔ جو مشکل آیات کے سمجھنے میں بڑے ممد و معاون ہیں۔ کاغذ بہت عمدہ اور لکھائی چھپائی بھی نہایت اچھی ہے طرز کتابت قاعدہ یسرنا القرآن کی سی ہے۔ ملنے کا پتہ یہ ہے:-

(مکتبہ احمدیہ قادیان)

مُسلمان سرمایہ داروں کا فرض

"احسان میں خبر ہے۔ کہ امرتسر میں غیر مسلموں نے مسلم مزدوروں اور تانگے والوں کا بائیکاٹ کر دیا ہے"۔ اس سے پہلے اخبارات میں یہ خبر بھی کئی بار شائع ہو چکی ہے۔ کہ ہندو اور سکھ کارخانہ داروں نے مسلمانوں کو کام دینے سے انکار کر دیا ہے"۔ کیا یہ کوئی نئی بات ہے؟ مسلمان اخبارات اس بات کا چرچا اس طرح کر رہے ہیں۔ کہ گویا ہندوؤں نے آج یہ بالکل ہی ایک نئی بات کی ہے۔ جو پہلے انہوں نے کبھی نہیں کی تھی۔ حالانکہ مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ کہ اس قوم نے جو ہندوستان میں فرقہ پرستی کی موجد ہے کس طرح ایک الگ گروہ بنا رکھا ہے کہ زندگی کے جس محکمہ میں اس کا دخل ہو جاتا ہے۔ پھر کوئی دوسری قوم اس میں داخل نہیں ہو سکتی۔ تجارت۔ ملازمت وغیرہ تمام کاروباری دنیا میں اسنے اپنا تسلط جما رکھا ہے۔ اور مسلمانوں کا خاص کر بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ مسلمانوں سے صرف اس قدر تعلق رکھنا جائز ہے۔ جس حد تک یہ گروہ ان کی محنت سے فائدہ اُٹھا سکے۔ چونکہ چیزیں بنانے والے اور پسینہ بہانے والے اکثر مسلمان ہیں۔ اس لئے مجبوراً یہ گروہ ان کو اپنے کارخانوں وغیرہ میں بطور مزدور رکھ لیتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمان صرف دستکار اور مزدور ہی بن کر رہ گئے۔ اور اب اُن کی اکثریت پیشہ ور یا مزدور ہی نظر آئے گی۔

اگر مسلمان چاہتے تو اس چابکدستی سے خود فائدہ اٹھاتے مگر افسوس ہے۔ کہ بڑے بڑے ہندو کارخانہ داروں نے ان کی آزادی اور ترقی کی قوتیں سلب کر لیں اگر ہمارے اُمرا آگے بڑھتے اور اپنا سرمایہ بجائے تعیش اور آرام کے کاموں کے کارخانوں اور صنعت و حرفت میں لگانا جانتے تو آج مسلمانوں کو یہ رونا نہ رونا پڑتا کہ ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمان مزدوروں کو اپنے کارخانوں سے نکال باہر کیا ہے۔ اور مزدوروں اور تانگے والوں کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔

ہماری ناقص رائے میں تو یہ بھی مسلمانوں پر ایک اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ اگر مسلمان ہوش سنبھالیں اور موجودہ صورت حال سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اور اپنا سرمایہ بازاروں اور منڈیوں میں پھینک دیں۔ تو چند سالوں میں مسلمانوں کی اقتصادی حالت بدل جائے۔ مسلمان امراء کو چاہیئے۔ کہ وہ خود بڑے بڑے کارخانے کھولیں اور ان تربیت یافتہ مزدوروں اور دستکاروں کے لئے کام پیدا کریں۔ جنکو ہندوؤں اور سکھوں نے نکال دیا ہے۔ پنجابی مسلمانوں میں ہزاروں صاحبان سرمایہ موجود ہیں۔ جن کا سرمایہ یا تو بیکار پڑا رہتا ہے اور یا پھر عیش و عشرت میں ضائع ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ اچھا موقعہ ایسے لوگوں کے لئے مہیا کیا ہے۔ اس طرح نہ صرف وہ قومی خدمت ہی کر سکیں گے۔ اور نہ صرف مسلمانوں کی اقتصادی حالت ہی درست کر سکیں گے بلکہ خود انکو ذاتی فائدہ بھی حاصل ہوگا۔ قوم کے غریب ہندوؤں اور سکھوں کی غلامی سے بھی آزاد ہو جائیں گے۔ اور مسلمانوں کی مالی حالت بھی بہتر ہو جائیگی۔ پنجاب میں کئی ایسے صنعتی اور حرفتی قصبے اور شہر ہیں۔ کہ جہاں تمام کاریگر اور مزدور تو مسلمان ہیں۔ لیکن ہندو سرمایہ دار اُن کی کمائی بغیر کسی مشقت کے ہضم کرتا اور اپنی تجوریاں بھرتا چلا جا رہا ہے۔ یہی بھر پور تجوریاں ہیں۔ جو کانگرس کو تقویت دے کر مسلمانوں کی جمعیت کو توڑنے کیلئے گذشتہ سالوں میں استعمال ہوتی رہی ہیں۔ اور آئندہ خدا جانے کب تک ہوتی رہیں گی۔ اگر اب بھی مسلمان سرمایہ دار صاحب توفیق حضرات نے اس طرف توجہ نہ کی تو پھر کبھی نہ کر سکیں گے یہ خیال غلط ہے کہ ہمیں تجارت نہیں آتی۔ ہمارے خیال میں مسلمان سے بہتر تجارت کرنے کا اہل اور کوئی نہیں۔ ہم تجربے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو مسلمانوں نے یہ کام کئے ہیں۔ انہوں نے ہندوؤں سے بھی زیادہ ترقی کی ہے۔ [illegible]

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی سندھ سے واپسی

(۲)

نمائندہ اخبارات سے انٹرویو

حیدر آباد سندھ۔ ۳۰ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے گاڑی سے اتر کر ویٹنگ روم میں تشریف لے گئے۔ مسٹر ایم لالوانی جو حیدر آباد میں "ہندوستان" "ڈیلی گزٹ" "ٹائمز آف انڈیا" اور "سٹیٹسمین" کے نمائندہ ہیں نے حضور سے انگریزی زبان میں استفسارات کئے۔ جن کے جواب حضور نے انگریزی میں نہایت خوش اسلوبی سے دیئے۔ اس کے بعد دو نوجوانوں محمد حنیف صاحب ابن بہادر میاں صاحب آف بہار ملازم ایس۔ پی۔ آر حیدر آباد سندھ اور بادشاہ خان صاحب ابن کیپٹن عصمت اللہ صاحب حیدر آباد سندھ نے بیعت کی درخواست کی۔ حضور کرسی پر سے اٹھ کر فرش پر بیٹھ گئے۔ اور ان سے بیعت لی اور دعا فرمائی۔ چونکہ سندھ ایکسپریس کے آنے میں کچھ دیر تھی۔ حضور خاندان سمیت حیدر آباد کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ بارہ بجے کے قریب گاڑی کے آنے پر حضور ریزرو ڈبوں میں سوار ہو گئے۔ اور ساڑھے بارہ بجے گاڑی روانہ ہو گئی۔

مسٹر لالوانی نے جو استفسارات کئے۔ اور حضور نے جو جواب دیئے۔ ان کا ترجمہ اختصار کے ساتھ ذیل میں دیا جاتا ہے:۔

سوال:۔ پنجاب کے فسادات کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب:۔ فرمایا۔ فسادات بہر حال برے ہوتے ہیں۔ کسی جگہ ہوں۔ ان فسادات کے وقت میں پنجاب سے باہر تھا۔ اور ان کے متعلق جو اطلاعات مجھے پہنچی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قریباً ہر جگہ غیر مسلموں نے پہل اور زیادتی کی ہے۔ طریق کار کے لحاظ سے دونوں فریق غلط تھے۔ اپنے حقوق کو حاصل کرنے کا یہ صحیح طریق نہیں ہے۔ اسلام ایسی کارروائیوں کے سخت خلاف ہے۔ کوئی اور مذہب بھی انہیں روا نہیں سمجھتا۔ عقل اور تعلیم بھی ناجائز قرار دیتی ہے۔ دنیا کے فلاسفر اور حکماء بھی صحیح نہیں سمجھتے۔ پھر نہ معلوم ہندوستان کی دو بڑی قومیں ایسے لغو طریق کو اختیار کر کے کس طرح کامیاب ہو سکتی ہیں۔

سوال:۔ کیا ان فسادات کا کوئی حل موجود ہے؟

جواب:۔ میرے خیال میں تو حل موجود ہے۔ یہ اختلاف محض ذہنی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ اگر انہیں اخلاقی بنیادوں پر حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو بہت آسانی سے حل ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قوم عدل و انصاف پر قائم ہو کر تصفیہ کرانے کی کوشش کرے اور ایک دوسرے کا حق غصب نہ کرے۔ بلکہ اس مقصد عظیم کے حصول کے لئے اپنے کچھ حقوق ترک کر دے۔ تو نہایت آسانی سے صلح ہو سکتی ہے۔

سوال:۔ کیا پاکستان عملاً ممکن ہے؟

جواب:۔ سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے اس سوال کو دیکھا جائے۔ تو پاکستان ممکن ہے۔ لیکن میرا ذاتی خیال یہ ہے۔ کہ ملک کے حصے بخرے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آج دنیا کی کامیابی کا راز اتحاد میں مضمر ہے۔ دوسرے ذرائع مواصلات بھی ہمیں بتاتے ہیں۔ کہ ہمیں ضرورتاً ایک دوسرے کے بہت قریب رہنا چاہیئے۔ جب دنیا ایک دوسرے کے قریب سے قریب ہو رہی ہے۔ اور اتحاد کی کوشش کر رہی ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ اس موقع پر ہندوستان دو علیحدہ علیحدہ حصوں میں بٹ جائیں اور ہندوستان کی دو بڑی قومیں ایک دوسری سے جدا ہو جائیں۔

سوال:۔ کیا کوئی مذہب فسق و فساد کو روا سمجھتا ہے؟

جواب:۔ میرے خیال میں تو ایسا کوئی مذہب نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی شخص نے کوئی ذاتی مذہب ایجاد کیا ہو۔ تو وہ بھی ایسا نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ وہ مذہب جو خدا کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرے۔ مذہب کا تعلق دل سے ہوتا ہے اور انسان فطرتی طور پر ایسی چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔

سوال:۔ ہندو مسلم اتحاد کس طرح ہو سکتا ہو؟

جواب:۔ یہ سوال صرف اخلاقی اصول پر حل ہو سکتا ہے۔ اگر دونوں قومیں اپنے مطالبات کی بنیاد اخلاق پر رکھیں۔ تو کوئی مشکل پیدا نہیں ہوتی۔

سوال:۔ "ہندوستان چھوڑ دو" کا مطالبہ کس حد تک صحیح ہے؟

جواب:۔ ۱۹۴۵ء میں میں نے ایک خطبہ میں بیان کیا تھا۔ کہ اب وقت ایسا آ گیا ہے۔ کہ انگریزوں کو ہندوستان آزاد کر دینا چاہیئے اگر وہ خود ایسا نہ کریں گے۔ تو ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ انہیں مجبوراً ہندوستان چھوڑنا پڑے گا۔ میں نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ اس وقت ہندوستان ایسا مضبوط نہیں ہے۔ کہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے۔ اسے انگریزوں کی طرف دست تعاون بڑھانا چاہیئے۔

سوال:۔ کیا ہمیں کامن ویلتھ کا ممبر بننا چاہیئے؟

جواب:۔ میرے خیال میں بننا چاہیئے۔ ہم اس کے ذریعہ سے کمزوروں کی اعانت کر سکتے ہیں نیز آج کل دنیا میں کوئی قوم اکیلی نہیں رہ سکتی حتیٰ کہ برطانیہ اور امریکہ بھی دوسروں کے تعاون کے محتاج ہیں۔

سوال:۔ جماعت احمدیہ کی رفتار ترقی کیسی ہے؟

جواب:۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ پچھلے سال ہم نے بہت سے مبلغین غیر ممالک میں اسلام کی تبلیغ کے لئے بھیجے۔ اور بہت سے نئے مشن قائم کئے۔

سوال:۔ جماعت کا مقصد کیا ہے؟

جواب:۔ ہمارا مقصد وہی ہے۔ جو اسلام کا ہے۔ یعنی دنیا کے سامنے امن اور سلامتی کا پیغام پیش کرنا۔

سوال:۔ جماعت احمدیہ کی تعداد کتنی ہے؟

عام طور پر لوگ ہمیں ایک ملین سمجھتے ہیں۔ لیکن ہماری صحیح تعداد چار پانچ لاکھ کے درمیان ہے۔ ہماری جماعت دنیا کے ہر ملک میں پائی جاتی ہے۔ ہندوستان کے بعد مغربی افریقہ اور پھر انڈونیشیا میں نہایت سرعت سے پھیل رہی ہے۔ (باقی)

خاکسار منیر احمد ونیس

دیہاتی جماعتوں کی مجالس انصار اللہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

بہت سی دیہاتی جماعتوں کی مجالس انصار اللہ کی طرف سے سال رواں کا چندہ انصار اللہ وصول نہیں ہوا۔ بلکہ بعض کے ذمہ تو گذشتہ سالوں کا بھی بقایا ہے۔ چونکہ زمینداروں کے لئے اب فصل ربیع کا موقع آ رہا ہے۔ اس لئے مہتمم مال و زعماء صاحبان انصار اللہ کو چاہیئے۔ کہ فصل ربیع پر تمام اراکین انصار سے جن کا گذارہ زمیندارہ آمد پر ہے۔ چندہ سال رواں و سابقہ بقایا سال ہائے گذشتہ وصول کر کے بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجکر بمد امانت مرکزیہ انصار اللہ داخل خزانہ کروا دیں۔ کیونکہ جماعتوں کی طرف بقایا رہ جانے کی وجہ سے مرکزی دفاتر کے کاروبار میں سخت حرج واقعہ ہو رہا ہے۔

(قائد مال مرکزیہ انصار اللہ)

زعماء صاحبان انصار اللہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

مجلس انصار اللہ کا مالی سال اپریل میں ختم ہوتا ہے۔ اس لئے مہتمم صاحبان مال و زعماء صاحبان انصار اللہ کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے اراکین انصار اللہ سے بہت جلد چندہ انصار اللہ وصول کر کے ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء سے قبل بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجکر بمد امانت مرکزیہ انصار اللہ داخل خزانہ فرماویں۔ اور آئندہ چندہ انصار اللہ باقاعدہ بالالتزام وصول کر کے مرکز میں بھجوانے کا التزام فرماویں۔ بے قاعدگی سے چندہ مرکز میں پہنچنے سے مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے کاروبار میں سخت حرج واقعہ ہوتا ہے

(قائد مالی مرکزیہ انصار اللہ)

ولادت:۔ قریشی فیروز محی الدین صاحب واقف زندگی ابن ڈاکٹر احمد علی صاحب لاہور کے ہاں پہلا لڑکا تولد ہوا۔ مولود احمد حسین صاحب ہیڈ کاتب الفضل کا نواسہ ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچہ کا نام فائز محی الدین تجویز فرمایا ہے [illegible]

قادیان میں جائدادوں کی خرید و فروخت

بعض احباب کے قادیان میں جائداد اور مکان ہیں۔ وہ بیچنا چاہتے ہیں۔ بعض احباب قادیان میں مکان یا زمینیں خریدنا چاہتے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہم نے زمینوں اور مکانوں کی خرید و فروخت کے متعلق ایجنسی قائم کی ہے۔ جن احباب کو اپنی جائداد فروخت کرنی منظور ہو یا اپنے لئے جائداد خریدنی منظور ہو۔ وہ ہمیں اطلاع دیں۔ ہم ان کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ دوستوں کو معلوم ہے کہ بعض دوستوں کی غلطی کی وجہ سے قیمتیں ناواجب طور پر چڑھ رہی ہیں۔ ہماری کوشش ہوگی کہ قیمتوں کو مناسب حد کے اندر رکھا جائے۔ جو دوست اپنی جائدادیں بیچنا چاہیں۔ ہم انہیں بھی نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ یہ نہ دیکھیں۔ کہ اسوقت ضرورت کے مطابق کوئی انہیں کیا دیتا ہے بلکہ وہ یہ دیکھیں کہ جماعت اور سلسلہ کا فائدہ کس میں ہے۔ جو آج جائداد فروخت کرتا ہے۔ کل کو اسے یا اس کی اولاد کو زمینیں خریدنے کی بھی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ اس کا آج کا فعل آئندہ اس کو یا اس کی اولاد کو بھی مشکلات میں ڈال سکتا ہے۔

ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں۔ کہ کوئی زمین جو مکانوں کے لئے فروخت کی جائے گی وہ حسب قاعدہ سلسلہ سڑک پر واقع ہوگی۔ اور منظور کردہ نقشہ کے مطابق ہوگی۔ جس سے بعد میں مشکلات کا امکان نہ رہے۔ نیز یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ ہر سودا خرید کا ہو یا فروخت کا ہو امور عامہ میں باقاعدہ درج کر دیا جائے گا

شرکت مصالح قادیان

زمین کے خریداروں کیلئے نادر موقعہ

محلہ دارالانوار کے جنوب مشرق میں ۳۲ قطعات سکنی زمین کے ۳۰ فٹ اور ۴۰ کی سڑکوں پر دو دو چار چار کنال کے موجود ہیں۔ جن پر کوٹھیاں اور نئی طرز کے مکان بنائے جاسکتے ہیں۔ انمیں سے اسوقت چودہ ۱۴ قطعات قابل فروخت ہیں۔ اسجگہ مسجد کھیلنے کے میدان اور اسکول کیلئے زمین بھی چھوڑی گئی ہے۔ احباب نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔

المشتہر:- (میاں) مسعود احمد خان دارالسلام قادیان

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

حکیم سید پیر احمد صاحب ہوشیار پور

تحریر فرماتے ہیں:-

صندلین میں نے اپنے مریضوں پر استعمال کی ہے۔ صندلین کمی خون اور اصلاح جگر میں بیحد مفید بلکہ سو فیصدی مفید پائی ہے۔ ایک لڑکے کے چہرہ کا رنگ کئی سال سے سردیوں میں سیاہ ہو جاتا تھا دو ہفتہ میں اسکو فائدہ ہو گیا۔ اس مرکب کو میں نے ڈاکٹری یونانی کے فولاد کے تمام مرکبات سے زیادہ مفید پایا ہے۔

سرمہ مبارک کمزوری نظر اور خارش میں بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔

اکسیر معدہ۔ معدہ کے امراض بدہضمی وغیرہ میں مفید ہے

ملنے کا پتہ:- دواخانہ نور الدین رض قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن لاہور

ڈویژن سپرنٹنڈنٹ این۔ ڈبلیو آر فیروزپور کے دفتر میں فرسٹ کلاس اور فرسٹ گریڈ کلرک امیدواروں کی ضرورت ہے۔ ان عارضی اسامیوں کو پر کرنے والوں کی تعداد حسب ذیل ہے

(۱) فوری ۳۳ } ان میں سے
(۲) فہرست انتظار کیلئے ۱۰ } ۲۶ مسلمان ایک اینگلو انڈین ڈومی سائلڈ یورپین۔ ۴ سکھ پارسی اور ہندوستانی عیسائی اور ۱۲ غیر مخصوص ہیں۔

تنخواہ:- چالیس روپے ماہوار (عارضی) ۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰ کے درجہ میں معہ قحط الاؤنس اور دوسرے الاؤنس حسب قواعد۔ اس کے علاوہ کھانے پینے کی چیزیں سستے نرخوں پر۔ اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپین کو کم از کم ۵۵ روپے ملیں گے۔ معہ معمولی الاؤنس۔

قابلیت:- میٹریکولیشن (سیکنڈ ڈویژن اگر نتیجہ کا ڈویژنوں میں اعلان کیا جائے) کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا۔ جونیئر کیمبرج پاس یا اس کے برابر۔ عمر ۱۸ اور ۲۵ سال تک رنیال اور ادنیٰ اقوام کیلئے ۲۸ سال درخواستیں مقررہ فارم پر بھیجی جائیں۔ جو این۔ ڈبلیو۔ آر کے بڑے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ میں مل سکتے ہیں۔ درخواستیں سکرٹری این۔ ڈبلیو آر سروس کمیشن ۴۳ لارنس روڈ لاہور کو بھیجی جائیں۔ جن کے بھیجنے کی آخری تاریخ ۸ مئی ہے۔

تفصیلی حالات ایک ٹکٹ والا لفافہ جس پر پتہ لکھا ہو سیکرٹری کو بھیجکر معلوم کئے جاسکتے ہیں

ٹائپ رائٹنگ

شارٹ ہینڈ۔ بک کیپنگ کی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لادیں۔ مزید معلومات بذریعہ خط و کتابت مدرسہ تجاریہ ریلوے روڈ نزد ریلوے اسٹیشن قادیان

ضروری خبریں

وائسرائے سے مختلف لیڈروں کی ملاقاتیں!

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ آج چھٹی بار ہندوستان کے نئے وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے درمیان ملاقات ہوئی۔ آچاریہ کرپلانی صدر کانگرس اور عبوری حکومت کے کانگرسی رکن ڈاکٹر راجندر پرشاد نے بھی وائسرائے سے ملاقات کی۔ یونائیٹڈ پریس کے نمائندہ نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ غیر سرکاری نمائندوں سے گفت وشنید کا پہلا دور قریب قریب ختم ہو گیا ہے۔ سیاسی گفت وشنید کا دوسرا دور سرکاری افسروں سے مشورے کرنے کے ساتھ شروع ہوگا۔ منگل اور بدھ کو ہندوستان کے تمام صوبوں کے گورنروں کی ایک اہم کانفرنس دہلی میں ہو رہی ہے جس میں وائسرائے ان کے خیالات سننے کے بعد آئندہ اہم پالیسی سے انہیں آگاہ کریں گے۔

راجہ غضنفر علی خاں کی تقریر

لاہور ۱۰ اپریل۔ عبوری حکومت کے مسلم لیگی رکن راجہ غضنفر علی خاں نے اسلامیہ کالج لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اب پنجاب کے لوگوں کو معلوم ہو جانا چاہئے۔ کہ کیوں اب تک ان کے سر پر دفعہ ۹۳ مسلط رکھی گئی ہے۔ بظاہر اب کوئی وجہ دفعہ ۹۳ کے نفاذ کی نظر نہیں آتی۔ جب اسمبلی کی سب سے بڑی پارٹی گورنر کو یقین دلاتی ہے کہ وہ وزارت بنا سکتی ہے۔ اور اسمبلی کے ممبروں کی اکثریت اس کے ساتھ ہے تو پھر کیوں اسے وزارت بنانے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ آپ نے آئینی پوزیشن کی وضاحت کرتے ہوئے گورنر سے اپیل کی کہ وہ کسی پارٹی کی دھمکیوں سے مرعوب نہ ہوں۔ سکھوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا مسلم لیگ سکھوں کو ان کے جائز حقوق سے بھی زیادہ نہ نہیں دینے کے لئے تیار ہے۔ لیکن کانگرس کو یہ امید نہیں رکھنی چاہئے کہ اسے بھی من مانی شرائط کے ساتھ وزارت میں آنے کا موقع دیا جائے گا۔ کیونکہ وہ ایک آل انڈیا جماعت ہے۔ اور اس نے اپنی اکثریت کے بعض صوبوں میں وزارت کی تشکیل کے سلسلے میں لیگ کو دعوت دینے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھی۔ اور خالص ہندو وزارتیں قائم کر رکھی ہیں۔ تقسیم پنجاب کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا جب ہندوستان کی دونوں بڑی اقوام میں تمام صوبوں کی از سر نو حد بندی کے متعلق گفت وشنید شروع ہوگی۔ تو اس وقت اس مطالبہ پر بھی غور کیا جا سکتا ہے۔ سر دست مسلمانوں کو پنجاب میں ان کے جائز حق سے قطعاً محروم نہیں کیا جا سکتا۔

خطرے میں پڑ جائے گی۔

مسلم لیگ کے مختلف لیڈر دہلی میں

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ پنجاب پراونشل مسلم لیگ کے صدر خان افتخار حسین آف ممدوٹ مسٹر جناح سے مشورہ حاصل کرنے کے لئے دہلی گئے ہیں۔ بنگال پراونشل مسلم لیگ کے ایکٹنگ صدر اور تین اور لیگی لیڈر بھی لیگ پارٹی کے اندرونی معاملات کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے دہلی آ رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ گاندھی جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ایک صاحب نے لکھا ہے کہ گو برطانوی حکومت اختیارات حکومت ہندوستان کے حوالہ کرنے کا نیک نیتی سے ارادہ رکھتی ہے۔ لیکن ہندوستان کے بعض برطانوی ملازمین اور تاجر اس ارادہ میں روک ڈال رہے ہیں۔ آپ نے کہا اگر یہ الزام درست ہے۔ تو بہت افسوس کی بات ہے برطانوی ملازمین اور تاجروں کو چاہئے کہ وہ اختیارات حکومت ہندوستان کو سونپنے کے سلسلے میں وائسرائے ہند کی مدد کریں۔

مکرم خان بہادر محمد دلاور خانصاحب کے لئے درخواست دعاء

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ ہماری جماعت کے ایک عزیز بھائی مکرم خان بہادر محمد دلاور خانصاحب سابق ڈپٹی کمشنر (صوبہ سرحد) کو بعض بے بنیاد الزامات کی بنا پر معطل کر دیا گیا ہے۔ بعض اخبارات میں یہ اطلاع شائع ہوئی تھی کہ آپ پر رشوت ستانی کا الزام عاید کیا گیا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں ہے آپ پر جو کچھ مختلف الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ ان میں رشوت ستانی کا کوئی الزام نہیں ہے۔ اس وقت الزامات کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ تین الزامات میں خاطر خواہ شہادت ہو چکی ہے۔

خان بہادر صاحب موصوف ایک نہایت ہی مخلص خادم سلسلہ ہیں۔ اور تبلیغ کا والہانہ جوش رکھتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور باعزت طور پر ان کی بریت فرمائے۔ آمین

دو کانگرسی لیڈروں کی اپیل

کانگرس کے لیڈر مسٹر پٹابھائی ستیا رمیا اور اچاریہ شنکر دیو جنرل سیکرٹری کانگرس کمیٹی نے مسلم لیگ سے اپیل کی ہے کہ وہ کانگرس کے نمائندوں کے ہمراہ ایک جگہ بیٹھ کر دوستانہ فضا میں اپنے اختلافات کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ صرف اسی طریق سے لیگ پاکستان حاصل کر سکتی ہے۔ آپ نے ہندوؤں اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ایک دوسرے کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھنے کی بجائے باہم اتحاد اور بھروسہ کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو آنے والی آزادی

بمبئی ۱۱ اپریل۔ مہاراجہ صاحب بیکانیر نے ایک بیان میں بتایا کہ بیکانیر۔ بڑودہ۔ جودھپور۔ پٹیالہ اور کوچین کی ریاستوں نے فیصلہ کیا کہ جلد سے جلد ہندوستان کے آئندہ آئین کے متعلق دستور ساز اسمبلی کے کاموں میں شرکت کر لی جائے۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ دیگر ریاستیں بھی اس سلسلے میں ایسا ہی کریں گی۔

بھوپال ۱۱ اپریل۔ نواب صاحب بھوپال نے اپنی ریاست میں ایک عارضی وزارت قائم کر دی ہے۔ جس کے زیادہ ممبر غیر سرکاری ہیں۔ چنانچہ مسلم لیگ پارٹی کے رکن مسٹر مظفر علی خاں اور کانگرس پارٹی کے ایک رکن سعید اللہ کو بھی وزارت میں لے لیا گیا ہے۔ وزیر اعظم اور وزیر خزانہ کے عہدوں پر سرکاری ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔ نئی وزارت کے ارکان منگل کو اپنے عہدوں کا حلف لے لیں گے۔

کراچی ۱۱ اپریل۔ کراچی میں ہندوستان کی بری۔ بحری اور ہوائی فوج کے افسروں کی ایک اہم کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں ۱۲۵ افسر شریک ہوں گے۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف بھی اس میں شرکت کریں گے۔

پشاور ۱۱ اپریل۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ضلع ہزارہ کے ڈپٹی کمشنر ایک فوجی دستے کے ہمراہ ایک گاؤں کے خلاف تعزیری کارروائی کرنے کے لئے جا رہے تھے۔ کہ راستے میں ایک ہجوم نے انہیں گھیر لیا۔ اور ان پر سنگباری کی۔ ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے فوجی دستے کو بھی گولیاں چلانا پڑیں۔ پشاور میں حالت سدھر جانے کی وجہ سے کرفیو آرڈر کے اوقات میں تبدیلی کر دی گئی ہے صوبے کے طول وعرض میں مسلم لیگ کی تحریک جاری ہے۔

امرتسر ۱۱ اپریل کل شہر میں تین جگہ آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ ایک شخص کو ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن بروقت کارروائی کرنے کی وجہ سے یہ کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں۔

لاہور ۱۱ اپریل آج لاہور میں ایک سکھ اور تین ہندو روزناموں کے اڈیٹروں کو پنجاب پبلک سیفٹی آرڈیننس کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(۱) مسٹر ویرندر ایم۔ایل۔اے سیکرٹری پنجاب اسمبلی کانگرسی پارٹی و ایڈیٹر "ملاپ" لاہور

(۲) مہاشہ مانک چند ناز ایڈیٹر "پرتاپ" لاہور

(۳) مسٹر پریتم سنگھ صبائی "ویر بھارت" لاہور

(۴) سردار درشن سنگھ ایڈیٹر "رنجیت" لاہور

گرفتاری کے بعد ان چاروں کو ایک مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ جہاں سے ۲۰۰۰ دو ہزار روپے کی ضمانت پر رہا ہو گئے۔